اسلامیات (لازمی)	انٹر (پارٹ-I)	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2017ء (پہلا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) شرک کا مفہوم لکھیے۔

جواب: توحید کا متضاد شرک ہے۔ شرک کے لغوی معنی حصہ داری اور ساجھے پن کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا صفات کے تقاضوں میں کسی کو اس کا حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا۔

(ii) قرآنِ پاک کی دو اہم خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: قرآنِ پاک کی دو اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- قرآنِ مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔

2- قرآنِ مجید محفوظ کتاب ہے۔

(iii) سونے اور چاندی کا نصابِ زکوٰۃ تحریر کیجیے۔

جواب: **سونے کا نصاب:** ساڑھے سات تولہ یعنی 87.48 گرام سونا ہو تو زکوٰۃ لاگو ہوگی۔

چاندی کا نصاب: ساڑھے باون تولہ یعنی 612.32 گرام چاندی ہو تو زکوٰۃ لاگو ہوگی۔

(iv) فرشتوں کے فرائض کے بارے میں چار سطور تحریر کیجیے۔

جواب: فرشتے خالق اور مخلوق کے درمیان پیغام رسانی کا کام کرتے ہیں۔ یہ اللہ کی غیر مادی نورانی مخلوق ہے، جو خدائی احکام کے مطابق دنیا کے نظام کو چلا رہے ہیں۔ جبرائیلؑ پیغامِ وحی لے کر آتے ہیں۔ میکائیلؑ حکمِ الٰہی کے مطابق بارش اور رزق رسانی کا کام کرتے ہیں۔ عزرائیلؑ روح

قبض کرتے ہیں۔ اور اسرافیلؑ قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ کراماً کاتبین انسان کے اچھے یا بُرے اعمال لکھتے ہیں۔ منکر نکیر قبر میں سوال و جواب کرتے ہیں اور حکمِ الٰہی سے جنت یا دوزخ کا دروازہ قبر کی طرف کھولتے ہیں۔

(v) چار الہامی کتابوں کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: چار الہامی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

1- تورات
2- زبور
3- انجیل
4- قرآن مجید

(vi) ارکانِ اسلام کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: ارکانِ اسلام کے نام درج ذیل ہیں:

1- کلمۂ شہادت
2- نماز
3- روزہ
4- زکوٰۃ
5- حج

(vii) استاد کے دو حقوق لکھیے۔

جواب: استاد کے دو حقوق درج ذیل ہیں:

1- ادب و احترام: انسانی معاشرے میں استاد کو ایک باوقار اور قابلِ احترام مقام ملنا چاہیے۔

2- اطاعت و خدمت: استاد کی اطاعت اور خدمت کی جائے۔

(viii) عملی منافق کی تعریف کیجیے۔

جواب: وہ منافق جو اگرچہ خلوصِ نیت سے اسلام قبول کرتا ہے، لیکن بعض بشری کمزوریوں کی وجہ سے اسلام کے عملی احکام پر چلنے میں تساہل یا کوتاہی کرتا ہے۔ اسے عملی منافق کہتے ہیں۔

(ix) دہشت گردی کے معاشرے پر دو اثرات تحریر کیجیے۔

جواب: دہشت گردی کے معاشرے پر دو اثرات درج ذیل ہیں:

1- معاشرے میں فتنہ وفساد برپا ہو جاتا ہے۔

2- معاشرے میں طاقت کا توازن بگڑ جاتا ہے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کیا مراد ہے؟

جواب: رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(ii) رشتۂ مواخاۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مہاجرینِ مکہ و انصارِ مدینہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ ہر مہاجر کو کسی نہ کسی انصاری کا دینی بھائی بنا دیا۔ اسے رشتۂ مواخات کہتے ہیں۔

(iii) ابولہب اور اس کی بیوی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کیا سلوک کرتی تھی؟

جواب: ابولہب اور اس کی بیوی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے بہت برا سلوک کرتے تھے۔ تبلیغ اسلام کی وجہ سے دونوں آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دشمن ہو گئے۔ ابولہب نے کہنا شروع کر دیا۔ لوگو! (معاذ اللّٰہ) یہ دیوانہ ہے۔ اس کی بات پر کان نہ دھرو۔ ام جمیل حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے تلوے لہولہان ہو جاتے۔

(iv) تسبیح فاطمہؓ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تسبیح فاطمہؓ سے مراد 33 بار سبحان اللّٰہ، 33 بار الحمد للّٰہ اور 34 بار اللّٰہ اکبر پڑھنا ہے۔

(v) قرآنِ مجید کے کوئی سے چھے اسما کے نام لکھیے اور ان کے معانی بھی لکھیے۔

جواب: قرآنِ مجید کے چھے اسما کے نام اور معنی درج ذیل ہیں:

الفرقان: سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب

نور: روشنی اور ہدایت دکھانے والی کتاب

شفاء: روحانی شفا اور پیغامِ صحت

تذکرہ: عبرت ونصیحت کا سامان

العلم: سراپا علم ومعرفت

مبین: ہدایت واضح کرنے والی کتاب

(vi) مکی سورتوں کی چار خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: مکی سورتوں کی چار خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

1- مکی سورتوں میں توحید ورسالت، آخرت کے اثبات، حشر ونشر اور ایمانیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

2- مکی سورتیں اور آیتیں عموماً چھوٹی اور مختصر ہیں۔

3- مکی سورتوں میں مشرکین کے عقائدِ باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔

4- مکی سورتوں میں یاایہا الناس کہہ کر مخاطَب کیا گیا ہے۔

(vii) حدیث کے معانی کی وضاحت کیجیے۔

جواب: عربی زبان میں لفظ حدیث وہی مفہوم رکھتا ہے جو ہم اردو میں گفتگو، کلام یا بات سے مراد لیتے ہیں۔ چونکہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گفتگو اور بات کے ذریعے سے پیامِ الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے، اپنی تقریر اور بیان سے کتاب اللّٰہ کی شرح کرتے اور خود اس پر عمل کر کے دکھاتے تھے۔ ان سب کے مجموعے کا نام حدیث ہے۔

(viii) درجِ ذیل آیتِ مبارکہ کا ترجمہ کیجیے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ٥

جواب: ترجمہ:

''بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کا آنا جانا اس میں نشانیاں ہیں عقل

والوں کے لیے۔"

(ix) حدیثِ مبارک کا ترجمہ کیجیے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

جواب: ترجمہ:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- انبیاؑ کی خصوصیات تحریر کیجیے۔ (8)

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 4۔

سوال :5- نماز پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ (8)

جواب: نماز:

اسلام ایک مکمل اور جامع نظامِ حیات ہے۔ وہ اپنے پیروکاروں کو چند اعتقادات ہی دے دینے پر اکتفا نہیں کرتا، بلکہ ان کی پوری زندگی کو ان اعتقادات کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عبادات کا ایک نظام مقرر کرتا ہے، جو نماز، زکوٰۃ، روزے اور حج پر مشتمل ہے۔ توحید و رسالت کے اقرار کے بعد جو عمل فرض کیا گیا وہ نماز ہے۔ نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ (سورۃ الروم: 31)

ترجمہ: "قائم رکھو نماز اور مت ہو شرک کرنے والوں میں سے۔"

نماز کی اہمیت از روئے قرآن:

نماز چونکہ دینی تربیت کا اہم ترین حصہ ہے، اس لیے ہر امت پر فرض رہی ہے اور تمام انبیا

اپنی امت کو نماز کی تلقین کرتے رہے ہیں۔ قرآن بتاتا ہے کہ نماز قائم کرنے والے فلاح پائیں گے اور اسے ترک کرنے والے ذلت و خواری کا شکار ہوں گے۔ ایک آیت میں مذکور ہے کہ جب عذاب کے فرشتے جہنمیوں سے عذاب پانے کی وجہ دریافت کریں گے تو وہ اپنے جہنم میں پھینکے جانے کی ایک وجہ یہ بتائیں گے۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۔

وہ بولے ہم نماز پڑھنے والے نہیں تھے۔

نماز کی اہمیت از روئے حدیث:

دل و زبان سے اللہ کو معبود تسلیم کرنے کے بعد اس کے سب سے اہم حکم نماز کی ادائیگی سے انحراف ایک طریقے سے اللہ تعالیٰ کو معبود ماننے سے انکار کے برابر ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ (ترمذی)

ترجمہ: ''جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی، اس نے کافرانہ روش اختیار کی۔''

نماز قربِ خداوندی کا سب سے مؤثر وسیلہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى يُنَاجِىْ رَبَّهٗ (بخاری)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنے رب سے چپکے چپکے بات چیت کرتا ہے۔

اسی اہمیت کے پیشِ نظر قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَا سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ

ترجمہ: ''قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔''

نماز کے فوائد:

(1) اللہ تعالیٰ کے سامنے بندہ کی دن میں پانچ مرتبہ حاضری اس کے دل میں یہ احساس تازہ رکھتی

ہے کہ وہ اپنے اللہ کا بندہ ہے۔ بندگی کا یہ احساس متواتر نماز پڑھنے سے ایک مسلمان کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔ اور اس کی پوری زندگی تعمیلِ احکام کا عملی نمونہ بن جاتی ہے۔

(2) دن میں پانچ مرتبہ قربِ خداوندی کا احساس مسلمان کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ ہے۔ یہ کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا احساس اسے گناہ کے کاموں سے روکتا اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف اور غم دور کرتا ہے۔

(3) نمازوں کے درمیانی وقفے میں بھی نمازوں کے اثرات جاری وساری رہتے ہیں۔ نماز کے بعد گناہ کا خیال آئے تو بندہ سوچتا ہے کہ ابھی تو اپنے اللہ سے دعا کر کے آیا ہوں کہ اے اللہ مجھے "گناہوں سے بچا" اور ابھی گناہ کا کام کروں گا تو کچھ دیر بعد اس کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا۔ یہ چیز اسے مستقلاً گناہ سے روکے رکھتی ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی خوشنودی کے حصول کے سلسلے میں پانچ مرتبہ باہم ملنے والے افراد کے درمیان محبت و یگانگت پیدا ہوتی ہے، جس سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(5) نماز باجماعت اور بطورِ خاص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ جب مسلمان رنگ، نسل، علاقے اور طبقے کے امتیازات سے بے نیاز ہو کر شانے سے شانہ ملا کر ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو اس سے ان کے درمیان فکری وحدت کے ساتھ ساتھ عملی مساوات کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔

(6) اجتماعی شکل میں انجام پانے والے اعمال کی کیفیات، انفرادی اعمال کے مقابلے میں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔ اسی لیے اجتماعی نماز کا ثواب انفرادی نماز کے مقابلے میں ستائیس گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(7) نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر بے نمازوں کو ترغیب و تحریص ہوتی ہے اور وہ بھی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(8) نماز میں امام کا تقرر اور اس کی پیروی، اجتماعی نظم و ضبط کا شعور پیدا کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تو نماز باجماعت کے لیے مسجد میں نہ پہنچنے والے افراد کے لیے فرمایا تھا کہ جو لوگ نماز کے

لیے مسجد میں نہیں آتے اگر مجھے ان کی بیوی بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے گھروں کو آگ لگوا دیتا۔

بے روح نمازیں:

نماز کی ادائیگی کے متذکرہ بالا فوائد و ثمرات آج ہمیں کیوں حاصل نہیں ہوتے؟ کتنے افراد ہیں جو نماز پڑھتے ہیں؟ اس کے کلمات و اوراد کے معنی و مفہوم سے آشنا ہیں؟ نماز میں حضوریٔ قلب سے بہرہ مند ہیں؟ اور نماز کے اہم ترین مقصد سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ درحقیقت آج ہماری نمازیں بے مقصد ہیں۔ ایسے ہی جیسے کوئی پھول ہو بغیر خوشبو کے یا قالب ہو بغیر روح کے۔

سوال :6- حدیث کی دینی حیثیت قرآنِ حکیم کی روشنی میں بیان کیجیے۔ **(8)**

جواب : دینِ اسلام میں قرآنِ حکیم کے ساتھ ساتھ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بے حد اہمیت ہے۔ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ حدیث قرآنی احکامات کی تشریح ہے۔ حدیث کے بغیر اسلام کے مکمل احکامات تک رسائی ممکن نہیں ذیل میں حدیث کی ضرورت و اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

(1) اسوۂ حسنہ:

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21)

ترجمہ: بے شک تمھاری رہنمائی کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین عملی نمونے پیش کیے، جن کی تقلید و پیروی کر کے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا اسوہ کیا ہے؟

ہمیں قرآنِ مجید سے اس کا مکمل پتہ نہیں چلتا، مگر حدیث میں آپ ﷺ کا ہر قول، فعل اور تقریر موجود ہے۔

(2) حدیث قرآن کی عملی تفسیر:

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ قرآنِ پاک کی عملی تفسیر ہے۔ یعنی قرآنِ مجید میں جو احکام آئے آپ ﷺ نے انھیں عملاً کر کے دکھایا۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوا، اس لیے سب سے اعلیٰ، صحیح اور مستند فہم قرآن آپ ﷺ کا ہی ہے۔ اس لیے قرآنِ مجید کے صحیح اور مکمل فہم کے حصول کے لیے حدیث کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ حدیث ہی قرآن کے مفہوم کا تعین کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص قرآنِ مجید کی کسی آیت کا مفہوم ایسا لیتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے متعین کردہ مفہوم سے مختلف ہے تو اس شخص کا مفہوم قطعی طور پر باطل ہے۔ اس لیے اگر فہم قرآن کے ضمن میں کوئی تنازعہ ہو جائے تو فیصلہ حدیث ہی کرے گی کہ کون سا فہم درست ہے۔

(3) قرآنِ مجید کے مجمل احکام کی تفصیل:

قرآنِ مجید میں بہت سے احکام مجمل طور پر بیان ہوئے ہیں، اس لیے کہ ان کی تفصیلات بتانے کے لیے رسولِ کریم ﷺ موجود تھے۔ مثلاً قرآنِ حکیم میں نماز، زکوٰۃ اور روزہ کا حکم آیا ہے۔ یہ تینوں ارکان اسلام میں سے ہیں، مگر نہ تو نماز کے تفصیلی مسائل و احکام بیان کیے ہیں اور نہ ہی زکوٰۃ اور نہ ہی روزے کے۔ ان کے تفصیلی مسائل و احکام جاننے کے لیے ہم حدیث کے محتاج ہیں۔

(4) حلال وحرام کے احکام:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اہلِ اسلام کو حکم دیا ہے کہ پاک اور حلال چیزیں کھاؤ اور ناپاک اور حرام چیزیں نہ کھاؤ۔ اس سلسلے میں چند ایک چیزوں کے بارے میں بتا دیا کہ یہ حرام ہیں اور یہ حلال ہیں۔ اور مزید حلال و حرام کی تشریح یہ کہہ کر رسولِ کریم ﷺ پر چھوڑ دی کہ "رسول ﷺ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام ٹھہراتا ہے۔" چنانچہ رسولِ کریم ﷺ

نے وضاحت فرمائی کہ مزید کون سی چیزیں حرام ہیں۔ جن کا مکمل علم ہمیں حدیث رسول ﷺ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

(5) رشد وہدایت:

ہر انسان کی تمنا ہے کہ وہ گمراہی سے بچ جائے۔ ہدایت اور گمراہی کیا ہے؟ اس کا اندازہ حدیث نبوی ﷺ سے ہی کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر تم نے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو ہدایت پا جاؤ گے۔" اسی طرح فرمایا: "اور جس نے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تو وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔" ہم رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے تبھی بچ سکتے ہیں کہ ہمیں آپ ﷺ کے بیان کردہ اوامر ونواہی معلوم ہوں اور اس کے لیے حدیث بہت ضروری ہے۔

(6) تاریخی اہمیت:

عہدِ نبوی ﷺ کو تاریخ اسلام بلکہ تاریخ انسانیت میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس عہد میں ہونے والے واقعات کا علم ہمیں حدیث سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ سیرت اور اس دور کی تاریخ کی کتابیں احادیث کے مطالعے سے ہی مرتب ہوئی ہیں۔

(7) وحی غیر متلو:

قرآنِ حکیم وحی متلو ہے۔ یعنی ایسی وحی جس کی تلاوت کی جاتی ہے جب کہ ارشادِ نبوی ﷺ وحی غیر متلو ہے یعنی ایسی وحی ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا؛ یا کیا وہ بھی اللہ کی طرف سے وحی والہام کے تحت تھا۔ ارشادِ ربانی ہے: "جو بھی رسول ﷺ کی زبان بولتی ہے وہ وحی ہی ہوتی ہے۔"